بیت اللہ

جلالِ خداوندی کا مرکز اور انوارِ الٰہی کا مہبط

(ترجمہ:- خالد کمال مبارکپوری)

واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی وعھدنا الی ابراھیم واسمعیل ان طھرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود۔ (البقرہ)

"اور (وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے) جس وقت کہ ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے معبد اور مقام ابراہیم کو (ہمیشہ کے لئے) امن مقرر کیا اور مقام ابراہیم کو (کبھی کبھی) نماز پڑھنے کی جگہ بنا لیا کرو اور ہم نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی طرف حکم بھیجا کہ میرے (اس) گھر کو خوب پاک رکھا کرو بیرونی ومقامی لوگوں (کی) عبادت کیلئے اور رکوع وسجدہ کرنے والوں کیلئے"

٭ ٭ ٭
٭ ٭ ٭

قرآن پاک کی یہ آیت کریمہ بیت اللہ کی عظمت، شانِ علو مرتبت اور رفعت وجلالت پر اگرچہ بسط وتفصیل سے روشنی نہیں ڈالتی لیکن اس کا ہر ہر لفظ کعبہ کی عظمت ومحبت کا نقش دلپر قائم کرتا ہے۔ چنانچہ اس نے کعبہ کو امن وسکون کا مرکز، اور کروڑوں قلوب وانظار کا قبلہ قرار دیا ہے۔ کعبہ کی دینی ومذہبی سرگرمی کا چرچا سارے عالم میں اسی وقت سے ہونے لگا تھا جب سے اسکی بنیاد پڑی چنانچہ اللہ تعالیٰ اسکی بناء کے مقصد کے پیش نظر فرماتے ہیں:—

ان اول بیت وضع للناس للتی ببکۃ مبارکا وھدی للعلمین — (البقرہ)

"خدا کی عبادت کے لئے سب سے پہلے وہ گھر بنایا گیا جو کہ (مکہ) میں ہے اور جو سارے جہان کے لئے ہدایت وبرکت ہے۔"

اس میں شک نہیں کہ کعبہ کو مسلمانوں کی جو دلی محبت وہمدردی حاصل ہے وہ کسی دوسرے مقام کو حاصل نہیں گویا ان کی فطرت میں کعبہ کی محبت وعظمت ڈھال دی گئی ہے وہ دعوتِ ابراہیمی کو حسین نغموں کی لے میں ان کے کانوں میں ڈھالتا ہے اور یہ مستانہ وار لبیک کہتے ہوئے دوڑ پڑتے ہیں۔

حج فی نفسہ اور اپنے معنی کے اعتبار سے نفوس کو آلودگی سے پاک کرنے والا، گناہوں کے لئے کفارہ اور باعثِ رحمت وثواب ہی نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد نیک کاموں میں اپنے دوسرے بھائیوں سے مشورہ، آپس میں صلح ومصالحت کا مظاہرہ، تعلقات کی استواری، اور خوشگواری، ہدیہ ہدایا اور تحفہ تحائف کا تبادلہ۔ قلوب کی درستگی وصفائی اور کلمات قدسیہ کا تکرار کرنا ہے۔

حج ایک ملی ومذہبی اجتماع ہے جس کے

اغراض ومقاصد واضح ہیں اس اجتماع کے موقعہ پر مسلمان دنیا سے بیزاری اور دین سے قربت و مستعدی کا اظہار کرتے ہیں اور اپنے طرز عبادت وریاضت سے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ان کا معبود ایک ہے جو انسانی ادراک سے باہر ہے، اس کے سامنے گڑگڑاتے ہیں، اپنی ضروریات کو اس کے سامنے پیش کرتے ہیں، طالب امداد ہوتے ہیں

حج کا وہ منظر خصوصیت کے ساتھ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے جبکہ صاحب زر اپنی مالداری سے، سردار اپنی سرداری سے، اور آقا اپنی حکمرانی سے دست بردار ہو کر کندھے سے کندھا ملا کر ایک ہی لباس و پوشاک پہنے ہوئے میدانِ عرفات میں محو عبادت نظر آتا ہے، اگرچہ ان کے بدن جدا جدا ہیں لیکن ان کے دل سے نکلنے والے دعائیہ الفاظ ایک ساتھ اس طرح نکلتے ہیں گویا ایک ہی ساز کے بیک وقت کئی نغمے ابل پڑے ہیں، وہاں نہ تو الگ سے کوئی جگہ ہوتی ہے اور نہ بادشاہوں کے لئے تخت طاؤس رکھے جاتے ہیں۔ بلکہ امیر و غریب، بادشاہ و رعایا تمام آپس میں مخلوط ہو کر بلا امتیاز شخصے اپنے اپنے ارکان کی بجا آوری کرتے ہیں ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

حج کے اندر اسی قسم کی اور بھی بہت سی روایات اور بہت سے ضوابط ہیں جن کی رعایت کرنا اور ان کے حدود کو قائم رکھنا ہر حاجی کا فرض اولین ہوتا ہے۔ حجاج کرام کو چاہیئے کہ شہوت اور شر انگیز چیزوں سے ان ایام میں پرہیز کریں۔

الحج اشہر معلومات فمن فرض فیہن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج۔ (بقرہ)

"حج کے کئی مہینے ہیں معلوم پھر جس نے لازم کر لیا ان میں حج، تو بے پردہ ہونا نہیں عورت سے نہ گناہ کرنا نہ جھگڑا کرنا حج میں"۔

اسلام تشدد کے خلاف ایک اہم موجب ہے وہ اپنے متبعین کے لئے نہایت رحیم و کریم ہے وہ اپنے فرمانبرداروں پر کبھی ان کی استطاعت اور طاقت سے زیادہ بار نہیں ڈالتا، ارشاد باری ہے:۔

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔ (بقرہ)

"حج بیت اللہ ان ہی لوگوں کیلئے ضروری ہے جو وہاں جانے کی استطاعت رکھتے ہیں"۔

لہٰذا اس حکم ربانی کے پیش نظر اس شخص پر حج واجب ہوگا جسکو ہر قسم کی بدنی مالی بحری بری آسانیاں فراہم ہوں سعودی حکومت اس سلسلہ میں بڑا کام کر رہی ہے۔ حجاج سے متعلق آئے دن نئے نئے پلان بنائے جاتے ہیں اور جلد از جلد ان کو تکمیل تک پہونچانے کے لئے رات دن ایک کر دیا جاتا ہے۔ مدینہ منورہ اور جدہ کے درمیان، ۴۲۵ کیلو میٹر لمبی سڑک کی تعمیر و مرمت اور مکہ و منیٰ کے درمیان اونچے اونچے پہاڑوں کو توڑ کر لمبے چوڑے راستوں میں تبدیل کرنا حکومت کے خصوصی کارناموں میں شمار کیا جاتا ہے، اس قسم کی اور دیگر سرگرمیاں حجاج اور زائرین بیت اللہ سے حکومت کی دلچسپی کا اظہار کرتی ہیں۔ ان جدید شوارع کی وجہ سے حجاج کو ہر قسم کی آنے جانے کی سہولتیں اور خطرات سے حفاظت بہم پہونچاتی ہیں۔ مکہ سے منیٰ، مزدلفہ، عرفہ جانے والی سڑکوں پر بجلی کے قمقمے رات کو دن بنا دیتے ہیں۔

نہر زبیدہ اور عزیزیہ سے جدید طریقے پر حسن انتظام کے ساتھ منیٰ، مزدلفہ، عرفات میں مفت پانی پہونچایا جاتا ہے، مکہ کے باہر قریب ہی ایک مذبح تعمیر کیا گیا ہے۔ جس میں حجاج اپنے اپنے جانور ذبح کرتے ہیں۔ اور قربانی کے لئے حیوانات کی خرید و فروخت کے لئے ایک بازار بھی

وہیں منعقد کردیا جاتا ہے، حجاج کی پیاس بجھانے اور
انھیں ٹھنڈے پانی کی سہولت بہم پہونچانے کے لئے
منیٰ میں ایک شعبہ کھولا گیا ہے جو جدید طریقے پر ٹھنڈا
پانی ہر وقت سپلائی کرتا رہتا ہے۔

حج کی وزارت خاصہ و عامہ دونوں ملکر حجاج کی ہر
ہر قدم پر رہنمائی، ضروری ہدایات اور نفع رسانی کے لئے
ہر وقت منصوبہ بندی میں مشغول نظر آتی ہیں۔

فی الحال ان کے سامنے حسب ذیل چیزیں ہیں:۔

۱۔ بری و بحری اور ہوائی جہازوں سے آنے والے
حجاج کے استقبال کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنا
اور مترجمین کے ذریعہ ان کی ہر ممکن امداد کرنا۔

۲۔ حجاج کی صحت و حفاظت کے لئے وقتاً فوقتاً
ڈاکٹری معائنہ کرنا۔

۳۔ حمل و نقل اور اقامت میں ہاتھ بٹانا۔

۴۔ عرفات، منیٰ، مزدلفہ میں حجاج کرام کو حج کے مناسک
و احکام بتلانا اور گم کردہ راہ لوگوں کو ان کی قیام
گاہوں اور خیموں میں پہونچانا۔

۵۔ حجاج کی گمشدہ چیزوں کی تلاش اور گری پڑی
چیزوں کا اُن کے مالکین کے حوالہ کرنا۔

سعودی حکومت کے حسن انتظام ہی کا طفیل ہے
کہ آج حجاج جانی و مالی، ہر طرح کی آفتوں سے محفوظ
ہو کر اطمینان سے مناسک حج کی ادائیگی میں مصروف
نظر آتے ہیں ورنہ اس سے قبل لوٹ مار اور غارت گری
کا بازار گرم تھا، مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کرنے والے
قافلے ہر وقت رہزنوں کی زد سے غیر مطمئن رہا کرتے تھے
دن دہاڑے ڈاکہ زنی کی وارداتیں عام تھیں اور کسی بھی
وقت خیمہ اور قافلہ سے جدا ہونے سے ہلاکت کے مترادف
تھا۔ لیکن جب حکومت نے شدت سے اس مصیبت کا
مقابلہ کیا اور اس کے خلاف ان فتنوں کے سدباب
کے لئے احکام جاری کئے اور رہزنوں کو پکڑ پکڑ کر گرفتار
کرنا شروع کیا تو آناً فاناً امن و امان کے بادل پھر
سرزمین عرب پر چھا گئے۔ اور چاروں طرف سکون و
اطمینان کا بول بالا ہو گیا۔

اس وقت آپ حجاز کے اندر چوری، ڈکیتی، اور
رہزنی کا نام بھی نہیں سن سکتے۔ حالانکہ آج دنیا
کے مہذب سے مہذب ممالک میں بھی یہ بیماری عام ہے
لیکن حجاز میں لاکھوں اور ہزاروں ملک کے مسلمانوں کے
اجتماع کے باوجود کوئی خطرہ نہیں۔ اور مسلمان اس
سکون و اطمینان اور امن و امان کے ساتھ یکسو ہو کر
مناسک حج کی ادائیگی کرتے ہیں کہ قریبی زمانہ میں اس
سے قبل یہ طمانیت معدوم تھی۔ آج ہم حرم کو ایسا ہی
مامون دیکھتے ہیں جیسا اس کا حق ہے کسی کے ساتھ
ظلم و تعدی کا کوئی واقعہ پیش نہیں آتا، ہر سال حجاج
کرام سے ہم اس قسم کے سینکڑوں واقعات سنتے ہیں
کہ فلاں شخص کی فلاں چیز گم ہو گئی اور جب اوسے
تلاش کیا اسی طرح راہ میں پڑی ہوئی ملی۔ کسی نے
اُس کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ حالانکہ وہ عام گذرگاہ
تھی۔ اگر وقتی طور سے فوراً نہ مل سکی تو کچھ دنوں کے
بعد حکومت کے اس مخصوص محکمہ سے اس کے ملنے
کی اطلاع آجاتی ہے اور بہت جلد وہ اُس کے
کے ہاتھ میں پہونچادی جاتی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ سعودی حکومت کے یہ کارنامے
تاریخ میں ایک اہم اور نمایاں مقام حاصل کریں گے
اور اس کے صفحات پر ایک خاص اثر چھوڑیں گے